ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

سیریل نمبر 6927 نام ibraheemkhatkhatay
فتویٰ نمبر ۴۲۹۴۴ پتہ دبئی
تاریخ 8/15/2009 موضوع طلاق
کاتب کلیم اللہ

ای السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عرض یہ ہیکہ، میرے والد دو ماہ قبل اپنے وطن میں دو ماہ کی چھٹی گذار کر اپنے کام پر واپس لوٹے ہیں، پھر دو ماہ بعد میری والدہ کو فون کر کے کہتے ہیں کہ: میں نے تجھے طلاق دیا، اور طلاق دینے کا سبب ذکر نہیں کیا، پھر خوب جب سبب دریافت کیا گیا تو کہا: کہ جب میں چھٹی گذارنے کیلئے گیا تھا، تو تیری والدہ نے کہا: یہاں کیوں آتے ہو؟ کیا صرف اس بات پر طلاق دینا جائز ہے؟ آپ حضرات کی نصیحت سے مستفید فرمائیں۔
جزاکم اللہ خیراً۔

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح ہو کہ طلاق دینے کو حدیث شریف میں جائز کاموں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے لہٰذا بلا وجہ شرعی طلاق دینے سے احتراز لازم ہے تاہم اگر کوئی عاقل بالغ شخص اپنی بیوی کیلئے بلا سبب بھی طلاق کے الفاظ استعمال کرلے تو اس سے بھی طلاق ہوجاتی ہے لہٰذا سائل کی والدہ پر بھی ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی ہے جس کے بعد وہ عدت کے اندر، اندر رجوع کر کے ازدواجی حیثیت سے زندگی بسر کر سکتے ہیں مگر اس رجوع کے بعد آئندہ کیلئے اسے صرف دو طلاق دینے کا اختیار حاصل ہوگا اسے چاہیے کہ بیوی کے احمقانہ جملوں سے متاثر ہو کر اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے احتراز کرے۔

وفی سنن ابی داؤد: عن محارب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما احل اللہ شیئاً ابغض الیہ من الطلاق۔ (ج۱ ص۳۰۳)
وفی الھدایۃ: ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلاً بالغاً الخ
(ج۲ ص۳۵۸) واللہ اعلم

کلیم اللہ عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۴ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف اللہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

رئیس
دار الافتاء